

راشد الحق سمیع حقانی

تحریک طالبان فتح کی دہلیز پر

اصل میں یہ مضمون ”الحق“ کیلئے لکھا گیا تھا، لیکن افغانستان میں تیزی سے حالات بدلنے کی وجہ سے ہنگامی طور پر ملک کے بعض اخباروں میں مشترک کر دیا گیا۔ (ادارہ)

الحمد للہ قندھار کے رہنماؤں اور احمد شاہ ابدالیؒ کے دیس سے جو کاروان دعوت و عزیمت امن و آشتی اور نفاذ نظام اسلام کے داعیوں کا چلا تھا، بالآخر تمام رکاوٹوں اور گھاٹیوں کو عبور کرتا ہوا مزار شریف کو نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ پہنچ گیا۔ ایک طویل اور تھکا دینے والے انتظار کے بعد فرح و انبساط کی وہ گھڑی آپہنچی اور افغانستان کے شمالی علاقہ جات بھی طالبان کے زیر نگیں آہی گئے۔ طالبان کے لشکر اسلام نے اللہ کی نصرت اور اپنے جواں عزم و حوصلے کی بنا پر شمالی علاقہ جات اور طالبان مخالفین کے سب سے بڑے اور اہم مرکز مزار شریف پر بھی امارت اسلامی افغانستان کا سفید اسلامی پرچم لہرایا۔ اور یوں آج تقریباً پورے افغانستان پر طالبان (Students) کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ مزار شریف کو گذشتہ سال بھی تحریک طالبان نے اپنے زور بازو سے فتح کیا تھا لیکن جنرل مالک، دوستم، حزب وحدت ربانی، مسعود، حکمتیار، ایران و بھارت اور وسط ایشیائی جمہوریاؤں کی ملی بھگت اور سازش سے انہوں نے مذاکرات کی آڑ میں معصوم سفیران امن کا بے دریغ قتل عام کیا اور ہزاروں بے گناہ طالب علموں کو زندہ درگور کیا حتیٰ کہ طالبان کی اعلیٰ قیادت اور ہائی کمان (مولانا احسان اللہ شہیدؒ) کو بھی شہید کیا گیا لیکن اس عارضی شکست نے طالبان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے دی مگر اس سے مخالفین کا اسلام دشمن کردار روز روشن کی طرح عیاں ہوا۔ طالبان نے مزار شریف پر حملہ کرنے کیلئے شدید برف باری اور سخت موسمی حالات کی وجہ سے انتظار کیا۔ پھر اس کے بعد ان علاقوں میں خدائی آفات کا نزول ہوا، خصوصاً زلزلوں اور بارشوں نے ربانی مسعود اور دوستم کے زیر کنٹرول علاقہ جات میں تباہی مچا دی۔ یہ طالبان کیلئے ایک سنہرا موقع تھا لیکن پھر بھی

طالبان نے وسیع الظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی بھرپور مدد کی۔ جو کہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ طالبان مہم جوئی اور کثور کشائی کا شوق نہیں رکھتے بلکہ ان کا مقصد قیام امن اور نفاذ اسلام ہے۔ گذشتہ ایک ماہ سے طالبان نے دشمنوں پر آخری فیصلہ کن وار کرنے کیلئے اپنی جنگی حکمت عملی کا آغاز کیا اور صوبہ فاریاب پر منظم انداز میں حملے شروع کئے پھر تھوڑے دنوں کے اندر ہی مخالفین اور ایرانی سازش کا بڑا مرکز طالبان کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مزار شریف کی طرف پیش قدمی شروع کی اور شہر کو مختلف اطراف سے محاصرہ میں لے لیا۔

مولوی خیر اللہ خیر خواہ کی زیر قیادت طالبان معمولی مذاحمت اور بغیر کسی بڑے نقصان کے مزار شریف میں داخل ہوئے اور انہوں نے فتح مکہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور امیر المؤمنین کی اطاعت کی روشنی میں تمام دشمنوں کیلئے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ شہر میں مثالی امن و امان قائم کیا جس کا مدتوں سے شہر میں فقدان تھا۔ مزار شریف کے لوگ جبرل دو ستم اور حزب وحدت کے مظالم سے اکتائے تھے۔ بلکہ صوبہ فاریاب کے فتح کے بعد لوگوں نے طالبان کا حسن سلوک دیکھ کر اپنے گھروں پر سفید پرچم لہرائے اور طالبان کے استقبال کیلئے چشمہ براہ تھے۔ طالبان نے جن حالات میں مزار شریف کو فتح کیا ہے وہ ایک معجزے سے کم نہیں کیونکہ ان مٹھی بھرپور یا نشین طلباء کے مقابلے میں روس، امریکہ، بھارت، ایران، اسرائیل اور وسط ایشیا کے کمیونسٹ ممالک کا اتحاد تھا۔ اسلحہ اور دیگر فوجی سازوسامان اور کروڑوں ڈالرز کا سیلاب بھی ان جان سپاروں کا راستہ نہ روک سکا اور یہ ان کو خرید سکا۔ طالبان کا لشکر اسلام شمالی علاقہ جات کے باقی ماندہ علاقوں کو بھی فتح کرنے میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ مسعود کے اہم گڑھ وادی پنج شیر ان کی ٹھوکروں کی زد میں آنیوالی ہے۔ صوبہ بظان کا اہم شہر پل ٹھری بھی فتح ہو گیا ہے۔ جو کہ صدر ربانی کا بڑا مرکز تھا۔ صوبہ بدخشان کے اہم شہر تالقان اور تاخار بھی فتح ہو چکے ہیں۔ نیز تاجکستان کے بارڈر سے متصل اہم شہر حیراتان پر بھی اسلامی پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ اور یوں آج پورے افغانستان پر تحریک طالبان کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر ممالک کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس جائز اور قانونی حکومت کو فوری طور پر تسلیم کرے۔ اقوام متحدہ میں ربانی و حکمتیار کی نام و نہاد حکومت کی نشست طالبان حکومت کے نمائندہ کو دی جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کو بھی چاہیے کہ وہ اس کے لئے سفارتی مہم چلائے۔ نیز اسلامی ممالک کو بھی سفارتی مہم کے ذریعے بریف کیا جائے۔

آج طالبان کی ان بڑھتی ہوئی برق رفتار کامیابیوں سے مخالفین اور عالمی طاقتیں بالخصوص ایران اور روس بوکھلا گئے ہیں۔ ایران نے واضح الفاظ میں پاکستان پر مداخلت کا الزام لگایا ہے۔ کہ پاکستان براہ راست افغانستان کے امور میں ملوث ہے۔ لیکن اس سے پہلے ہم ایران کا چہرہ بے نقاب کرتے ہیں کہ آیا افغانستان کی تباہی میں پاکستان ملوث ہے یا کہ خود ایران۔ ایران نے طالبان کی مخالفت کئی وجوہ سے کی ہے۔

(۱) ایران کو ہرگز یہ قابل قبول نہیں کہ عالم اسلام میں اور پھر اسکے پڑوس میں ایک صحیح اور سچا اسلامی انقلاب قدم جما سکے۔ کیونکہ اس سے اس کے نام نہاد ”اسلامی انقلاب“ کی حیثیت کم ہوگی بلکہ اس انقلاب کو خطرہ بھی درپیش ہو سکتا ہے۔ (۲) ایران نے افغانستان میں ہزارہ جات اور حزب وحدت قبائل کی سرپرستی کا ہے کیونکہ ان کا تعلق مذہبی لحاظ سے اہل تشیع سے ہے۔ (۳) ایران کو معلوم ہے کہ طالبان اور افغان قوم کا پاکستانی عوام اور حکومت کے ساتھ ایک لازوال اخوت کا رشتہ قائم ہے۔ اور مستقبل میں افغانستان کی حکومت کی بدولت ہی پاکستان کیلئے وسط ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی، اقتصادی امور میں ترقی کی راہ کھل سکتی ہے جس کی وجہ سے مستقبل میں پاکستان حقیقی معنی میں ایشیا کا مائیکر بن سکتا ہے۔ تحریک طالبان شروع دن سے دنیا کو بار بار یہ بتلا رہی ہے کہ ایران ہمارے اندرونی معاملات میں براہ راست ملوث ہے۔ اس کا تازہ ترین ثبوت صوبہ فاریاب میں ایرانی ساخت کے اسلحہ سے بھرے ہوئے ذخائر سے لگایا جاسکتا ہے۔ ان کی تصاویر کراچی سے شائع ہونے والا ہفت روزہ ”ضرب مومن“ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ ایران کے افغان امور کے خصوصی ایلچی بروجرودی گذشتہ دنوں مزار شریف گئے تھے۔ ان کے دورہ کا مقصد ”قیام امن“ تھا۔ اس لئے ہی اپنے ساتھ فوجی سازوسامان اور اسلحہ سے لدے ہوئے چار فوجی جہاز لے گئے تھے۔ انہی جہازوں میں سے طالبان نے مزار شریف کی فتح کے موقع پر اسلحہ اور فوجی سازوسامان سے بھرے ہوئے دو (جہاز) بمعہ فوجی عملہ کے اپنے قبضے میں لیے ہیں۔ ان کے علاوہ شمالی علاقہ جات سے عیس ایرانی فوجیوں کو بھی گرفتار کیا ہے۔ یہ سب شواہد دنیا کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ اس لئے ہی آج ایران نے پاکستان کے خلاف بے سروپا الزامات کا طوفان کھڑا کر دیا ہے۔ اور اپنے سفارتکاروں کے اغوا کا ڈرامہ نہ چلایا ہے۔ تاکہ اس کے خلاف متوقع حقائق پر مبنی ثبوت طالبان یا پاکستان عالمی فورم پر پیش نہ کر سکیں۔ اسکے علاوہ ایران نے گلبین حکمتیار کو تہران میں وزیراعظم کا پروٹوکول دیا ہوا ہے۔ صوبہ فاریاب میں حکمتیار کو کافی اسلحہ دے کر طالبان کے خلاف مدد پہنچائی

گئی ہے۔ نیز یہاں پر یہ امر قابلِ تعجب ہے کہ ”اسلامی انقلاب کا داعی“ اور اپنے آپکو امریکہ کا سب سے بڑا دشمن قرار دینے والا ایران بغضِ طالبان میں امریکہ کا ہم زبان اور ہم آواز بن گیا ہے۔ گذشتہ چند ماہ میں کئی امریکن اعلیٰ حکام نے تہران کے خفیہ دورے کیے۔ اور دونوں نے طالبان کے خلاف مل کر کام کرنے کا عہد کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے ایران کی دوغلی پالیسی دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اب ایران میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستانی سفارتخانہ پر کل بروز بدھ تہران میں جو حملہ ہوا ہے اور جو شرمناک کارروائی کرائی گئی ہے وہ ایران کی بوکھلاہٹ کا کھلا ثبوت ہے۔ مظاہرین نے طالبان کی حمایتیوں یعنی ”پاکستانیوں“ کو سزائے پھانسی دینے کے نعرے لگا رہے تھے۔ نیز ایران کے بعض سنجیدہ حلقوں نے اس بات کا عندیہ دیا ہے کہ ایران افغانستان پر فوجی چڑھائی بھی کر سکتا ہے۔ حکومت پاکستان کو چلنیے کہ ان حالات کے تناظر میں اپنی خارجہ پالیسی پر کڑی نظر رکھے اور سنجیدگی سے ماحول کا جائزہ لے۔ روس نے بھی پاکستان کو مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ پاکستانی فوجیں لبنان کی تازہ فتوحات میں برابر کی شریک ہیں۔ حالانکہ ان تمام بے بنیاد الزامات کا پاکستان نے انتہائی معقول انداز میں جوابات دئے ہیں لیکن روس اور دیگر مغربی ممالک کا شور وغل کرنا ایک متوقع امر ہے کیونکہ افغانستان میں امن اور نفاذ اسلام یہ دونوں صورتیں ان کیلئے قابلِ قبول نہیں ہے۔ پھر چونکہ افغانستان میں امن کا براہ راست فائدہ پاکستان کو ہی ہوگا۔ اور انہیں یہ قابلِ قبول نہیں۔ امریکہ نے بھی اپنی اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک بار پھر وسیع بنیاد حکومت بنانے کا بے ہودہ اور بے وقت مطالبہ کیا ہے حالانکہ وسیع بنیاد حکومت کے کارناموں کا مظاہرہ تو طالبان تحریک سے پہلے تمام دنیا نے دیکھ لیا اور شمالی اتحاد نے جو نام نہاد وسیع بنیاد حکومت تشکیل دی تھی اسکا حشر بھی تمام دنیا کے سامنے ہے۔

طالبان کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی کو دیکھ کر روس نے طالبان حکومت کو دھمکی دی ہے کہ وہ اپنے حدود میں رہے ورنہ روس اور وسط ایشیا کی ریاستیں انکے خلاف کارروائی کرے گی۔ اسکا جواب طالبان نے کافی مناسب دیا ہے کہ کیا تمہیں اپنی سابقہ شکست سے کوئی عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ ہمارے عزائم میں تمہاری طرح جارحیت نہیں پائی جاتی۔ آج وہ کونسی اہم بات ہے جس نے عالمی طاقتوں کو طالبان کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ تو یہ کفریہ طاقتیں طالبان سے نہیں بلکہ اسلام کے حقیقی نفاذ سے لرزہ برانداز ہیں۔ آج تحریک طالبان کی وجہ سے اکیسویں صدی کے آغاز میں اسلام پوری دنیا کیلئے نمونہ بن گیا ہے۔ کرہ ارض کے چپہ چپہ میں بے ہودے مظلوم مسلمان آج اپنے حقوق اور

آزادی کیلئے جہاد کے راستے پر گامزن نظر آرہے ہیں۔ آج پاکستانی قوم اور ملت اسلامیہ فرزندان اسلام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ اور ان کی دعائیں ان کے ساتھ شامل حال ہیں۔ انشاء اللہ ان معصوم طلباء کا ایمانی جذبہ اور مقدس خون ضرور رنگ لائے گا۔ اور ایمانی جذبے اور پاک خون سے جو چراغ حق جل اٹھے ہیں یہی کل کے لئے دلیل سحر ثابت ہونگے۔ ار کی روشنی اور تنویر سے ظلمت گدہ عالم کا کونہ کونہ منور ہو کے رہے گا۔ الحمد للہ خدا نے ایک بار بھرا اپنی نصرت سے سرفراز فرما کر انہیں مزار شریف میں پہنچا دیا ہے۔ باقی کے چند محدود علاقے بھی بہت جلد پرچم اسلام کے سایہ امن وعافیت میں آجائینگے۔ آج بیسویں صدی کے اختتام پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور علم جہاد بلند کرنے پر ہم ان بہادر سپوتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آج تحریک طالبان کیوجہ سے افغانستان میں جو فضائے بدر پیدا ہوئی ہے نہ صرف ہم نے بلکہ پوری دنیا نے نصرت خداوندی اور تائید ایزدی کے وہ وہ مظاہر اور مناظر دیکھے کہ ایک عالم حیران رہ گیا ہے۔ اگر جذبے صادق ہوں اور نیت صاف ہو تو آج بھی بقول علامہ اقبالؒ کے

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی



معذرت

”الحق“ کے گذشتہ شمارہ میں عالم اسلام کے مشہور و معروف سکالر جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے متعلق ان کی وفات کی مناسبت سے مضمون آیا تھا۔ یہ مضمون اور اطلاع ہم نے پندرہ روزہ ”تعمیر حیات“ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے لیا تھا۔ اس کے ساتھ کراچی کے مشہور ہفت روزہ ”تکبیر“ نے بھی ان کی وفات اور ان کے متعلق مضمون شائع کیا تھا۔ بعد میں ہفت روزہ ”تکبیر“ سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے کسی عزیز نے آپ کی وفات کی خبر کی تردید کی ہے۔ ادارہ ”الحق“ اس سواور غیر مصدقہ اطلاع پر معذرت خواہ ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی درازی عمر اور صحت یابی کیلئے دعاگو ہے۔ ادارہ